ایک فراموش شدہ سنّت

مولینا سیّد محمود حسن - استاذ حدیث - جامع العلوم - ملتان

اس مختصر سے مضمون میں صاحب نگارش نے بہت سی احادیث نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ایسی جمع کی ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آجکل ننگے سر رہنے کا جو رواج عام چل پڑا ہے، یہ سنّتِ نبوی اور اسلامی تہذیب کے خلاف ہے۔

۱- اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ الْفَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔ (نسائی عن جابر کتاب المناسک، مسلم کتاب الحج)

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فتح کے دن (۸ھ) مکّہ میں جب تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی۔

۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ۔

(مسلم - کتاب الحج، ابوداؤد، کتاب اللباس باب فی العمائم)

عمرو بن حُریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو منبر پر تقریر کرتے ہوئے دیکھا - آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی جس کا شملہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

۳- کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ۔

(ترمذی عن ابن عمر ابواب اللباس)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تو اس کے شملے کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے۔

۴ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُوْلُ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ (ابوداؤد، کتاب اللباس)

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر پگڑی باندھی تو اسے (یعنی اس کے ایک شملے کو) میرے آگے اور (دوسرے شملے کو) میرے پیچھے لٹکا دیا۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:-

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف پگڑی باندھتے تھے۔ آپ نے پگڑی کے نیچے ٹوپی بھی پہنی ہے، اور اور بعض اوقات آپ نے صرف ٹوپی پہنی ہے" (زاد المعاد فصل فی الملابس)

عموماً آپ کی پگڑی کا شملہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رہتا۔ اور کبھی دائیں جانب ہوتا حضورؐ کبھی شملہ کے بغیر بھی پگڑی باندھتے۔ پگڑی کا شملہ رکھنے میں فضیلت ہے، لیکن شملہ کے بغیر پگڑی باندھنا بھی جائز ہے۔

۵ — عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔ (ترمذی ابواب الطہارۃ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔

۶ — عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ۔ (بخاری کتاب الطہارۃ۔ باب المسح علی الخفین)

عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو میں) اپنی پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب المسح علی العمامۃ)

حضرت انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آپ (کے سرمبارک) پر "قطر" کا بنا ہوا عمامہ تھا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو پگڑی کے نیچے داخل کیا اور اپنے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا اور سر سے پگڑی نہیں اُتاری۔

۸ — عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ وَيَمْسَحُ رَأْسَهُ بِالْمَاءِ

(موطا مالک کتاب الطہارۃ)

عروہ بن زبیر (جب وضو کرتے تو) پگڑی کو سر سے علیحدہ کر کے پانی سے اپنے سر کا مسح کرتے۔

۹ — عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ۔ (ابوداؤد کتاب الطہارہ باب المسح علی العمائم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ (کسی مہم پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ بھیجا تو اُن پر سردی کا حملہ ہوا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن کو پگڑیوں اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دے دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ "ننگے سر" نہیں رہتے تھے۔ اور وضو کے دوران انہوں نے سر پہ باندھے ہوئے عماموں پر مسح کیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب وہ وضو کے دوران بھی ننگے سر نہ ہوتے تھے تو کیا اُن سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ برہنہ سر ہو کر نماز پڑھتے ہوں گے؟

حقیقت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نہ صرف یہ کہ عام حالات میں برہنہ سر نہ رہتے تھے بلکہ وہ سر ڈھانپ کر ہی نماز پڑھتے تھے۔ الّا یہ کہ سر پر پہننے کے لیے اُن کے پاس کوئی کپڑا نہ ہوتا۔

بخاری کی ایک روایت ہے؛

قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود علی الثوب تعلیقاً)

حسن بصریؒ نے فرمایا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) صحابہ (سخت گرمی میں بھی) پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ اور اُن میں سے ہر شخص کے ہاتھ اپنی آستین میں ہوتے۔

علامہ ابن حجرؒ نے "عبدالرزاق" اور "ابن ابی شیبہ" سے اور علامہ ابن الہمامؒ نے بیہقی سے اس روایت

کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے :-

عَنِ الْحَسَنِ اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَسْجُدُوْنَ وَ اَیْدِیْھِمْ فِیْ ثِیَابِھِمْ وَیَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ عَلٰی قَلَنْسُوَتِہٖ وَعِمَامَتِہٖ -

(فتح الباری کتاب الصلوٰۃ باب السجود جلد ۱ ص ۴۱۴ - فتح القدیر جلد ۱ ص ۲۱۴)

حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اس حال میں سجدہ کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ ان کے کپڑوں میں ہوتے ان میں سے ہر شخص اپنی ٹوپی پر سجدہ کرتا - اور کوئی اپنی پگڑی پر سجدہ کرتا -

علامہ ابن الہمامؒ فرماتے ہیں :

عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ :-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْجُدُ عَلٰی کَوْرِ عِمَامَتِہٖ -

(فتح القدیر جلد ۱ ص ۲۱۴ - بحوالہ طبرانی وابونعیم فی الحلیۃ وابوالقاسم فی فوائدہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پگڑی کے پیچ پر سجدہ کیا کرتے تھے -

مغربی تہذیب نے نہ صرف یہ کہ مردوں کے سر سے پگڑی اور ٹوپی چھین لی ہے بلکہ عورتوں کو بھی دوپٹے سے آزاد کر دیا ہے - افسوس ہے کہ گندی تہذیب کے اس سیلاب میں پڑھے لکھے اور شریف مرد اور خواتین بھی تنکوں کی طرح بہتے چلے جا رہے ہیں ؎

نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں

مشہور فقیہہ اور محدث شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ :-

پوشیدن عمامہ سنّت است (اشعۃ اللمعات) سر پر پگڑی پہننا سنّت ہے -

حنفی مسلک کے محقق عالم ملّا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ :-

بعض علماء کے نزدیک پگڑی اور ٹوپی پہننا مسنون ہے (مرقاۃ)

اس مسئلہ میں ہماری تحقیق یہ ہے کہ سر پر پگڑی باندھنا اور ٹوپی پہننا بلاشبہ مسنون ہے - لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس طرز کی پگڑی یا ٹوپی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ملک کے مخصوص تمدنی اور موسمی حالات کی بنا پر پہنا کرتے تھے - ہر دور کے مسلمانوں کو بالکل بعینہ اس طرز کی پگڑی یا ٹوپی سر پر پہننی چاہیے ، ہاں، جو شخص سر پر عمامہ باندھنے اور اس کا شملہ پیچھے کی طرف رکھنے کو مسنون سمجھتا ہو، اسے لازماً اپنے اس

فہم پر عمل کرنا چاہیے لیکن وہ نہ تو اپنے اس فہم حدیث کو دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کرے اور نہ وہ اس شخص کو "تارک سنت" قرار دے جو اس طرح عمامہ نہ باندھتا ہو۔

اس سلسلے میں سب روایات کے مطالعہ سے شریعت کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو اپنی استطاعت اور معاشرتی حالات کے مطابق اپنے سر پر پگڑی یا ٹوپی اس طرح کی کوئی اور چیز ضرور پہننی چاہیے۔ اسے ننگے سر نہیں رہنا چاہیے۔ اِلّا یہ کہ کوئی مجبوری ہو، مثلاً اُسے سر پر پہننے کے لیے کوئی چیز میسر نہ ہو، یا اس کے سر پر زخم اور تکلیف ہو یا وہ حالتِ احرام میں ہو۔ افسوس ہے کہ بعض دیندار قسم کے لوگ نہ صرف یہ کہ برہنہ سر رہنے کو معیوب نہیں سمجھتے بلکہ وہ ننگے سر نماز پڑھنے پر بھی اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ" سر کو ڈھانپنا" نماز کی شرائط میں سے نہیں ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں:-

وَجَدْتُ بِخَطِّ النَّوَوِیِّ اَنَّ عِمَامَتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَارِجَ الصَّلٰوۃِ تَکُوْنُ ثَلَاثَۃَ اَذْرُعٍ وَلِلصَّلٰوۃِ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ ۔ (مصباح السنن للشیخ محمد یوسف البنوری الجزء الاوّل ص ۲۵۸)

میں نے امام نوویؒ کے قلم سے یہ بات لکھی ہوئی دیکھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سات ہاتھ لمبی پگڑی باندھتے تھے اور نماز سے باہر آپ جو پگڑی باندھتے تھے، وہ صرف تین ہاتھ کی ہوتی تھی۔

یہ بات تو تحقیق طلب ہے کہ حضورؐ کا عمامہ کتنا لمبا تھا؟ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم برہنہ سر ہو کر نماز نہیں پڑھتے تھے۔ فقہ کی رُو سے تو کرتہ پہننا بھی نماز کی شرائط میں سے نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اب کرتہ پہننا بھی ترک کر دیا جائے۔ فقہی نقطۂ نظر یہ ہے کہ آدمی اگر صرف اپنا ستر ـــــ ناف سے گھٹنے تک ـــــ ڈھانپ لے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔

رہا وہ شخص، جس کے پاس پہننے کے لیے سرے سے کوئی کپڑا نہ ہو وہ بیٹھ کر اشارے سے رکوع و سجود کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ لیکن اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ آدمی استطاعت کے باوجود کرتہ کے بغیر نماز ادا کرتا رہے یا ننگے سر ہو کر نہ صرف یہ کہ نماز ادا کرنے کو اپنا معمول بنالے بلکہ اس پر اصرار بھی کرتا رہے۔ معذوری کی صورت میں اگر کسی شخص کو پہننے کے لیے صرف ایک کپڑا میسر ہو تو وہ اُسے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے ستر کو ڈھانپ لے اور اپنے کندھوں پر بھی اُسے ڈال لے

امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر آدمی اپنے ستر کو ڈھانپ کر نماز ادا کرے اور اُس کے کندھے برہنہ ہوں تو اُس کی نماز مکروہ ہونے کے باوجود صحیح ہو جائے گی۔ لیکن امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں جس شخص کے کندھے برہنہ ہوں اس کی نماز صحیح نہیں ہے۔

البتہ جو شخص مجبوری یا عدم استطاعت کی بنا پر برہنہ سر ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اُس کی نماز جائز ہے بلکہ اجر و ثواب میں بھی اُس نماز کے برابر ہے جو سر ڈھانپ کر ادا کی جاتی ہے۔ لیکن کسی مجبوری یا عدم استطاعت کے باوجود برہنہ سر نماز پڑھنے میں بے ادبی اور بے پروائی کا پہلو ہے۔

نماز ایک اہم عبادت ہے جس میں بندے کو اپنے رب کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ اپنی بے بسی اور عاجزی کا بھرپور اظہار کرنا چاہیے۔ اس میں بدن اور لباس کی طہارت کے ساتھ شائستگی اور وقار کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۱۰۔ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَالْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ یَّجِدَ نَعْلَیْنِ فَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ۔ (مسلم عن ابن عمر کتاب الحج ۔ مطبوعہ کراچی جلد ۱ ص ۳۷۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ احرام باندھنے والا کیا پہنے؟

آپ نے فرمایا: آدمی احرام کی حالت میں ۱۔ قمیص، ۲۔ پگڑی، ۳۔ لمبی ٹوپی، ۴۔ شلوار، ۵۔ ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور ۶۔ (پاؤں میں) موزے نہ پہنے ——— اِلّا یہ کہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں۔ تب وہ اُوپر کا حصہ ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔

اِس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آدمی کو ہمیشہ سر پر پگڑی یا اُس کی جگہ کوئی اور چیز پہننی چاہیے۔ اِلّا یہ کہ وہ حج یا عمرہ کا احرام باندھے۔ مرد احرام کی حالت میں اپنے سر کو کسی چیز سے نہ ڈھانپے ۔ وہ نہ تو پگڑی باندھے اور نہ ٹوپی پہنے، بلکہ وہ ان سلا کپڑا بھی سر پر رکھ سکتا۔ حضورؐ کے عہد میں لوگ ننگے سر نہیں رہتے تھے، وہ سر پر عمامہ باندھتے یا لمبی ٹوپی یا اس طرح کی کوئی اور چیز پہنتے تھے، اِسی بنا پر حضورؐ نے احرام باندھنے والے کو سر پر پگڑی یا لمبی ٹوپی پہننے سے منع فرمایا۔